

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوران اذان سحری کرنا جائز ہے یا نہیں؟۔

سوال:

محترمی و مکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(1) رمضان المبارک میں ہمیں کیا معمولات کرنے چاہئیں؟۔ اس بارے میں آپ ہمیں کیا نصیحت فرمائیں گے؟۔

(2) ہمارے ہاں قطری شیخ لوگ دس رکعتیں تراویح کی پڑھ کے پھر بولتے ہیں کہ ہمیں وتر پڑھائیں، ہم ان کو وتر پڑھا کے پھر اپنی بقیہ دس رکعات ادا کر لیں تو اس طرح ہماری تراویح ادا ہو گی یا نہیں؟۔

(3) ہمارے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ صبح کی اذان اگر آجائے تو جس نے سحری نہیں کی وہ ہلکی سحری کر سکتا ہے، جو سحری کر رہا ہے آرام سے ختم کر لے اور جس نے پانی نہیں پیا وہ پی سکتا ہے، اس میں گنجائش ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گے؟۔

سائل: فاروق اعظم۔ قطر

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(1) رمضان المبارک میں اپنے اوقات کو قیمتی بنائیں، لایعنی کاموں سے عام دنوں کی بہ نسبت ان دنوں میں زیادہ پرہیز کریں۔ چند معمولات تحریر کیے جاتے ہیں، کوشش کیجیے کہ ان پر پابندی سے عمل کرتے رہیں۔

01: پانچ وقت نماز باجماعت کا اہتمام کریں۔ خواتین کو گھروں میں پابندی سے نماز ادا کرنے کی تلقین کریں۔

02: شرائط و آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے روزے رکھنے کا اہتمام کریں۔

03: نماز تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کریں، اس میں سستی و غفلت کو آڑے نہ آنے دیں۔

04: قرآن کریم کی تلاوت یومیہ دو پارے ورنہ ایک پارے کا معمول بنالیں۔ اگر مستقل مزاجی اور پابندی سے تلاوت کرتے رہیں تو اس سے مقدار میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

05: نفل نمازوں مثلاً تہجد، اشراق، چاشت، اوابین، صلوٰۃ التبیح، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور صلوٰۃ

التوبہ کا اہتمام کریں، کیوں کہ رمضان میں نفل نماز کا ثواب فرض کے برابر ہے۔

06: ذکر، درود پاک، کلمہ طیبہ، استغفار اور دیگر مسنون دعاؤں کو پابندی سے پڑھیں۔

07: حسبِ ضرورت سحری کھایا کریں، کیوں کہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔

08: اس مہینہ میں سخاوت کا بہت اہتمام کریں، عزیز واقارب، دوست احباب اور قرب و جوار میں

جن کی مالی حالت کمزور ہو ان کے ساتھ تعاون حسبِ وسعت تعاون کریں۔

09: صدقاتِ واجبہ (زکوٰۃ، صدقۃ الفطر) اور دیگر نفلی صدقات کا اہتمام کیا جائے، اور اس مہینہ

میں بالخصوص علماء و صلحاء اور مدارس دینیہ کی خدمت کی جائے۔

10: اس مہینہ میں سوشل میڈیا پر غیر مستند اینکرز اور غیر مستند سکارلز کے بیانات سننے سے حد

درجہ اجتناب کیا جائے۔

11: صرف اہل حق علماء کرام کے بیانات سنا کریں، غیر اہل حق کے بیانات سننے سے خود بھی بچیں

اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

12: اگر فرصت ہو تو آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے کی کوشش کریں۔

13: کوشش کریں کہ عید کے لیے کپڑوں اور دیگر ضروری سامان کا پہلی فرصت میں انتظام کر لیں

تاکہ رمضان المبارک کی عبادات مکمل دھیان، توجہ اور یکسوئی سے ادا ہوتی رہیں۔

14: سب سے اہم کام یہ ہے کہ گناہوں کا ارتکاب نہ ہو، گناہوں کے مواقع اور محافل میں جانے

سے اجتناب کریں۔ اگر خدا نخواستہ کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کریں۔

(2) جی ہاں! اس طرح تراویح ادا ہو جائے گی۔

علامہ علاء الدین محمد بن علی الحسکفی الحنفی (ت 1088ھ) لکھتے ہیں:

ووقتہا بعد صلاة العشاء إلى الفجر قبل الوتر وبعده في الأصح. فلو فاته بعضها

وقام الإمام إلى الوتر أوتر معه، ثم صلى ما فاته.

(الدر المختار: باب الوتر والنوافل، 2/43، ط: سعید)

ترجمہ: اور اس (تراویح) کا وقت عشاء کی نماز کے بعد وتر سے پہلے فجر تک ہے، اور اصح قول

کے مطابق وتر کے بعد بھی تراویح کی ادائیگی درست ہے۔ لہذا اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ

رکعتیں رہ جائیں اور امام وتر پڑھانے کے لیے کھڑا ہو جائے تو (وہ بھی) امام کے ساتھ وتر پڑھ لے،

اس کے بعد تراویح کی فوت شدہ رکعتیں پڑھ لے۔

(3) اذان فجر کے دوران کھانا پینا جائز نہیں ہے، اس طرح کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

قرآن کریم نے روزے دار کے لیے سحری کے دوران کھانے پینے کی حد ان الفاظ میں

بیان فرمائی ہے:

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ

مِنَ الْفَجْرِ﴾

سورة البقرة: 187

ترجمہ: تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے نمایاں ہو جائے۔
اس آیت کریمہ کا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ صبح صادق کے بعد کھانا پینا روزے کو باطل کر دیتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ بِلَالَ يُؤَذِّنُ بَلِيلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ."

صحیح مسلم: رقم الحدیث 1092

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے؛ حضرت بلال اور حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما جو نابینا تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ تو رات کے وقت ہی اذان دے دیتے ہیں لہذا تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں۔

فائدہ: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے ہوتی تھی اور حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سحری کا وقت ختم ہونے پر اذان دیتے تھے۔ لہذا فجر کے بعد کھانا پینا بند کیا گیا۔ جوں ہی فجر صادق طلوع ہوتی ہے تو نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ عام طور پر ہمارے ہاں تمام مؤذنین طلوع فجر کے بعد اذان دیتے ہیں۔ لہذا اذان شروع ہوتے ہی کھانا پینا بند کر دینا لازمی ہے۔ اذان شروع ہو جانے کے بعد اگر کوئی کھاتا پیتا رہے گا تو اس کا روزہ نہیں ہو گا۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ سحری ختم ہونے کا معیار وقت ہے، اذان نہیں۔

غلط فہمی کا ازالہ:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اذان کے دوران کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں اور دلیل میں یہ روایت پیش کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمْ الْبُكَاءَ وَالْإِنَاءَ عَلَى يَدَيْهِ، فَلَا يَصْعَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ."

المستدرک علی الصحیحین للحاکم: رقم الحدیث 1552

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اذان کی آواز سنے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے چاہیے کہ برتن نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کر لے (یعنی کچھ کھانا کھالے)

یاد رکھیں! یہ حدیث شریف تہجد کی اذان کے متعلق ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کی گئی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سے متعلق ہے کہ وہ سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے تہجد کے لیے اذان دیا کرتے تھے۔ چونکہ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نماز فجر کا وقت شروع ہونے پر اذان دیتے تھے اس لیے ان کی اذان کے وقت کھانے پینے کی ممانعت کر دی گئی۔

واللہ اعلم بالصواب

محمد ریاض کھن

04- رمضان المبارک 1444ھ

26- مارچ 2023ء